بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | جمعرات ۱۳ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ۱۶ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ۱۶ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (لعالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۱۵ فروری ۱۹۸۴ء)

"متلی کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہے۔ رات نیند بھی نہیں آئی۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

● خاکسار تقریباً ۱½ ماہ کے لئے کراچی اور بنگلہ دیش جا رہا ہے۔ تشریف لانے والے اور خطوط لکھنے والے احباب کرام نوٹ فرما لیں۔ احباب سے خاکسار کے دورے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبدالحق امیر جماعت ہائے احمدیہ (صوبہ پنجاب)

● امریکہ سے بذریعہ ٹیلی فون یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ برادرم مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم نائیجیریا کی اہلیہ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ امریکہ میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ ۱۶ فروری بعد نماز عصر ہوئی احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

● والد مکرم سردار مصباح الدین صاحب کے دائیں کولہے کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا تھا جس کی مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساعتی نے فیصل آباد میں کامیاب آپریشن کر کے NAILING کر دی ہے اور اب بفضل خدا تعالیٰ واپس گھر آ گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں (باقی صفحہ ۵ پر)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

اس عاجز کا ظہور تثلیث کی ساحرانہ تاریکیاں اٹھانے کے لیے ایک معجزہ ہے

خدا نے مجھے بھیجا تا آسمانی پتھر سے سحرِ فرنگ کا موم کا بُت توڑ دیا جائے

"اے مسلمانو! سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی، جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے، اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علومِ عجائبات اور روحانی معارف و دقائق سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علومِ عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعے سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۳ تا ۷)

ناگویا (جاپان) کے گلی کوچوں میں اذان کی گونج!

اس سال کا پہلا یوم تبلیغ ۱۵ صلح (جنوری) بروز اتوار ناگویا شہر میں منعقد ہوا۔ بعد دوپہر تین کاروں کا قافلہ احمدیہ مسلم مشن ناگویا سے شہر کے مرکزی علاقہ کی طرف روانہ ہوا تبلیغی کار سے خوش الحانی سے اذان کی آواز بلند ہوتی رہی۔ اذان اور کار پر مندرج تبلیغی فقرات جاپانی لوگوں کی توجہ کا باعث بنے۔ یہ یوم تبلیغ SAKAE اور NAGOYA سٹیشنوں کے سامنے لٹریچر تقسیم کر کے منایا گیا۔

بحمد اللہ کے تحت بھی گھروں کے لیٹر بکسوں میں فولڈر ڈالے گئے جس میں تین افراد نے حصہ لیا۔ ان میں ایک غیر مسلم بدھسٹ خاتون بھی شامل تھیں۔ ایک عیسائی جاپانی بھی داعیان الی اللہ کے جذبہ سے متاثر ہوئے اور احمدی احباب کے دوش بدوش اسلامی لٹریچر تقسیم کرنے لگے۔ اس طرح کل ۱۴ افراد نے ۵۲ گھنٹے وقف کر کے کل ۶,۵۰۰ فولڈر تقسیم کئے۔

بحمد اللہ کے سیکشن میں سب سے زیادہ فولڈر پانچ سالہ بچی رشیقہ منیب بنت مغفور احمد صاحب منیب مبلغ سلسلہ نے ڈالے۔

احباب جماعت سے ان حقیر کوششوں میں برکت پیدا ہونے کے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک منیر احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جاپان)

(مرسلہ: وکالت تبشیر)

تین عیسائی مبلغات بھاگنے پر مجبور ہو گئیں

جاپان کے ایک داعی الی اللہ کی دلچسپ کہانی

ملک بشارت احمد صاحب مرحوم واقفِ زندگی کے بیٹے ملک رفیع احمد صاحب ٹوکیو (جاپان) سے لکھتے ہیں:-

مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ مبلغ سلسلہ نے اس موقع پر دیگر مضامین کے علاوہ ردِ عیسائیت کا مضمون بھی پڑھایا۔ اس عاجز نے بہت کچھ سیکھا اور داعی الی اللہ بننے کی ایک نئی امنگ لے کر گھر واپس لوٹا۔ اس تربیتی کلاس کے ایک ہفتہ بعد ہی ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا۔

خاکسار کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین عورتیں کھڑی ہیں۔ خاکسار کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ عیسائی مبلغ ہیں اور تبلیغ کی غرض سے آئی ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آج صرف عیسائیت ہی ایسا مذہب ہے جو دنیا کے فسادوں کو دور کر سکتا ہے۔ اور مجھ سے پوچھنے لگیں کہ کیا کبھی بائیبل کا مطالعہ کیا ہے؟ میں مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ تربیتی کلاس کا ایک ایک حوالہ میرے ذہن پر نقش تھا۔ میں نے انہیں اندر بلوایا اور اپنی بیوی سے متعارف کروایا اور مقابلہ شروع ہو گیا۔ میں نے انہیں پوچھا کہ آپ تبلیغ کرنے تو آئی ہیں پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید دونوں پر مکمل ایمان رکھتی ہیں؟ جواب میں ہر ایک نے پُر جوش جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔

میں نے سادہ سا سوال کیا۔ بائیبل میں سؤر کو حرام کیا گیا ہے اور (باقی صفحہ ۸ پر)

● پبلشر: مسعود احمد ● پرنٹر: سید عبدالحی ● مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ● مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت ۵۵ پیسے ● رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

سفرِ کراچی و اندرونِ سندھ ۱۹۸۳ء اور اس کی مختصر روداد:

چھٹی قسط

(۱۱)

۲۲ فروری ۱۹۸۳ء

برادریوں کے خوف: ساڑھے دس بجے سے ظہر کی نماز تک اور پھر عصر کی نماز کے بعد مغرب کی نماز تک انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ ناصر آباد کے مقامی احباب کے علاوہ کنری، نبی سر روڈ اور پتھورو سے تشریف لانے والے احباب کے ساتھ بعض مہمان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور نے عصر کی نماز کے بعد ان سے ملاقات فرمائی اور خاصی دیر تک بعض قوموں کی خصوصیات بیان فرماتے رہے۔ گفتگو کے دوران حضور نے فرمایا عموماً دیکھا گیا ہے کہ جو قومیں بڑے زور سے مخالفت کرتی ہیں جب ان میں سے کوئی آدمی احمدی ہو جاتا ہے تو وہ بڑی استقامت دکھاتا ہے۔ فرمایا برادریوں سے کٹ جانے کا خوف لوگوں کی قبولِ احمدیت میں رکاوٹ بن جاتا ہے تاہم جب صداقت کھل جائے تو پھر یہ خطرات کوئی ایسی چیزیں نہیں ہیں جن پر قابو نہ پایا جا سکے۔

وفاتِ مسیحؑ کا عقیدہ ایک ناقابلِ تردید سچائی ہے: ڈیڑھ گھنٹے تک نماز مغرب کے بعد اس روز بھی حضور احباب میں رونق افروز رہے اور اپنے بیش قیمت ارشادات سے احباب کو مستفید فرمایا۔ اس مجلس میں ایک غیر از جماعت زمیندار نوجوان نے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں کی اکثریت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر مانتی ہے جبکہ احمدی جن کی تعداد مقابلۃً بہت تھوڑی ہے ان کو وفات شدہ مانتے ہیں۔ عقلاً تو اکثریت کا عقیدہ ہی درست ہونا چاہیئے۔

اس کا جواب حضور نے بڑی تفصیل سے دیا اور قرآن کریم کی بعض آیات اور احادیثِ نبویہؐ کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی باقی انبیاء کی طرح طبعی وفات پا کر مقربین بارگاہ الٰہی میں داخل ہو چکے ہیں۔ آسمان پر زندہ چلے جانے کا عقیدہ ایک تو ان عیسائیوں نے اسلام میں داخل کیا جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ دوسرے آیات اور احادیث کے مفہوم کو عقلاً اور نقلاً صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ امتِ محمدیہؐ میں آنے والے مسیح اور مہدیؑ کے ساتھ بھی چونکہ اسی قسم کے حالات پیش آنے تھے اور اسی قسم کے کام کرنے تھے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کئے تھے اس لئے تمثیلاً حضرت عیسیٰ بن مریم کا نام دیا گیا جیسے کسی کو سخاوت کی وجہ سے حاتم طائی کہتے ہیں تو وہی حاتم طائی دوبارہ نہیں آ جاتا جو سخاوت میں مشہور تھا۔ کسی کو بہادری کی وجہ سے شیر کہہ دیں تو وہ سچ مچ شیر نہیں بن جاتا بلکہ صفاتی طور پر کسی کا نام کسی کو دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سوال کا اصولی جواب تو یہ ہے کہ اگر سچائی چند آدمیوں کے پاس ہے تو وہ سچائی ہی رہے گی۔ اگر کروڑوں آدمی اس سچائی کا انکار کریں تو سچائی تو جھوٹی نہیں ہو جاتی۔ اس وقت دنیا کی آبادی چار ارب ہے جن میں سے ستر اسی کروڑ مسلمان ہیں۔ دنیا کی اکثریت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں مانتی۔ بایں ہمہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ فخرِ موجودات سید کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے سب سے برگزیدہ اور کامل نبی ہیں۔

نزول کی حقیقت: اس پر سائل نے یہ سوال اٹھایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا تھا کہ تم میں ضرور ابن مریم نازل ہوں گے۔ اب یہ قسم مانی جائے یا وفاتِ مسیحؑ کا عقیدہ۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ قسم ضرور مانی جائے گی لیکن ان معنوں میں جن میں قرآن کریم بات کرتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے لوہا نازل کیا (الحدید آیت ۲۵) لیکن کسی نے آسمان سے لوہا نازل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اسی طرح فرمایا۔ دودھ دینے والے چوپائے نازل کئے (الزمر آیت ۶) لیکن کسی نے گائے بھینس آسمان سے اترتی نہیں دیکھی اور سب سے بڑھ کر تو یہ کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ اللہ نے تمہاری طرف مجسم ذکر یعنی محمد مصطفیٰؐ کو نازل کیا ہے۔ (الطلاق آیت ۱۰)

پس جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نازل ہوئے اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح ابن مریمؑ کی خو بو پر مسیح موعود و مہدی معہود بھی نازل ہو چکے ہیں۔ آسمان سے نہ پہلے کبھی کوئی نازل ہوا نہ اب ہو گا۔

(۱۲)

۲۳ فروری ۱۹۸۳ء

اس روز بھی صبح سے شام تک احباب کا تانتا بندھا رہا۔ بچے بھی آئے۔ بوڑھے بھی آئے۔ مرد بھی آئے عورتیں بھی آئیں، خدام بھی آئے انصار بھی آئے۔ اور بصد شوق آئے دور سے بھی آئے قریب سے بھی آئے۔ یہاں تک کہ ناصر آباد کی وہ سنسان گلیاں جن میں پہلے اکا دکا آدمی چلتے دکھائی دیتے ہوں گے۔ آج ہجوم خلائق سے پُر ہو گئیں۔ چنانچہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ملاقاتوں کا سلسلہ دن بھر جاری رہا۔

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض: مغرب کی نماز کے بعد مجلس علم و عرفان منعقد ہوئی۔ اس روز بھی ایک اور غیر از جماعت نوجوان نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد کیا ہے۔ وہ کون سے مقاصد ہیں جن کے پیشِ نظر یہ جماعت قائم کی گئی ہے۔

حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ جماعت احمدیہ کا وہی مقصد ہے جو امام مہدیؑ کے آنے کا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب امت دینی لحاظ سے بھی خراب ہو جائے گی اور فلاں فلاں علامتیں ظاہر ہوں گی تو اس وقت مسیح ابن مریمؑ آ کر ان کی اصلاح کریں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی وہ زمانہ آ چکا ہے۔ حضور نے احادیث نبویہؐ کی روشنی میں ثابت کیا کہ یہ وہی زمانہ ہے جس میں مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ نے آنا تھا اور امت کے مختلف اختلافات کو مٹا کر مذہبی اور نظریاتی لحاظ سے وحدت پیدا کرنی تھی۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کا قیام بھی اس مقصد کے پیشِ نظر عمل میں آیا۔ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنے ماننے والوں کے نظریات کی درستی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کو جانی اور مالی قربانی کے رستے پر ڈال کر ان کی ترقیات کے سامان پیدا کئے۔ قربانی سے قومیں بنتی اور ترقی کرتی ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نظریاتی اور عملی دونوں لحاظ سے اس بات کو ثابت کر چکی ہے کہ وہ سنت الٰہیہ پر قائم ہے۔ اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے حیرت انگیز قربانیوں کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حق نمک ادا کرنے کی نصیحت:

یہ نوجوان کہنے لگا میری عمر تو ۲۵ سال ہے میں اپنے والد صاحب سے سنتا آیا ہوں کہ ناصر آباد خاصے عرصہ سے آباد ہے لیکن ہمیں کسی نے بھی اس رنگ میں جماعت احمدیہ کے متعلق نہیں بتایا جس رنگ میں آپ نے بتایا ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا یہ آپ کا شکوہ جائز اور درست ہے۔ دراصل جماعت کی یہی سب سے بڑی کمزوری ہے کہ یوں تو وہ ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے لیکن اپنے گھروں کو اور اپنے ہمسایوں کو نظر انداز کر رہی ہے۔ یہ ان کی بہت بڑی غفلت ہے۔ ان کو احمدیت کی شکل میں بہت بڑی نعمت ملی ہے۔ انہوں نے سچائی دیکھی۔ امام وقت کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔ ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں لیکن اتنی توفیق نہیں ملتی کہ اپنے ہمسایوں کو بلا کر کہیں کہ آؤ تم بھی اس میں شامل ہو جاؤ۔ یہی بات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہاں فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ دیکھو! میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اگر تم نے اس زمین کا حق ادا نہ کیا جس کا تم نمک کھاتے ہو تو تمہیں شدید نقصان پہنچے گا۔ پس مقامی احباب کا یہ پہلا حق ہے کہ ان کی خدمت کی جائے۔ ان سے بھائی چارہ پیدا کیا جائے اور محبت و پیار کی فضا پیدا کی جائے۔

جماعت مربیان پر انحصار کرنا چھوڑ دے!

ایک دوست نے عرض کیا کہ نظارت اصلاح وارشاد پہلے سال میں ایک دو دفعہ مربیان کو بھیج کر ہماری اوور ہالنگ کرا دیتی تھی۔ اب ایسا نہیں ہوتا اس لئے کچھ سستی پیدا ہو گئی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مبلغین اور مربیان کے ذریعہ میں نے جماعت کو اوور ہال نہیں کرانا۔ یہ سائیکل کی دکان نہیں یہ الٰہی سلسلہ ہے اس میں آپ خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے تو ساتھ چل سکیں گے۔ مربی پر انحصار کرتے ہوئے تربیت کا سارا بوجھ اس پر ڈال دیتے ہیں اور خود اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم اس بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے اس لئے مربیان کے سپرد کر دیتے ہیں کہ تم یہ دین سنبھالو ہم دنیا سنبھال لیتے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم دنیا کمائیں۔ اور دینی مسائل کو سلجھانے یا اصلاح وارشاد کی مہم چلانے کی بات ہو تو یہ مربیان جانیں۔ وہ سمجھتے ہیں ہم اچھے لوگ ہیں اچھے تاجر ہیں۔ اچھے وکیل یا سائنسدان ہیں ہمیں تربیت اولاد کی کیا ضرورت ہے یہ کام مربیان کا ہے وہ کریں۔ ایسے لوگوں کی نسلیں دین سے خالی ہو جاتی ہیں۔ جن کے اوپر یہ بوجھ ڈالے جاتے ہیں وہ بھی پھر آہستہ آہستہ خراب ہونے لگ جاتے ہیں۔ دوستوں کو دین کا علم نہیں رہتا وہ مربیان سے پوچھتے ہیں یہ من مانے معنے کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس طرح باقی امور میں بگاڑ شروع ہو جاتے ہیں اسی طرح یہاں بھی بگاڑ شروع ہو جائیں گے اس لئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے۔ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ دینی لحاظ سے بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہو۔ ہر گھر کا فرض ہے کہ وہ دین سیکھے اور اپنے بچوں کو سکھائے اور اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرے۔

تربیت اولاد کا ایک پر حکمت اصول:

حضور نے حدیث نبوی کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا یہ ایک ایسی خوبصورت مثال ہے کہ آپ اس پر غور کریں تو اس کا پر حکمت مضمون آسانی سے سمجھ آ سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی پاکیزہ اور حیرت انگیز تعلیم دیتے تھے اور اس کا کتنا پیارا طریق کار بتاتے تھے۔ فرماتے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک گڈریا ہے اور گڈریا جواب دہ ہوتا ہے خود مالک نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے مربیان پر انحصار کرنا چھوڑ دیں۔ دین کا کام خود سنبھالیں۔ اپنے بچوں کی خود تربیت کریں اور اصلاح وارشاد کے کام میں بیش از بیش حصہ لیں پھر دیکھیں خدا کی طرف سے کتنی برکت ملتی ہے۔ بچہ سے بھی میں نے کہا ہے کہ وہ خود اپنے بچوں کو پڑھانا شروع کریں۔ جب عورتیں بھی بیدار ہوں گی۔ خدام بھی بیدار ہونگے اور انصار بھی اٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی فضا پیدا ہو جائے گی۔ اور جماعت نئے ولولے اور جوش کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگے گی۔

(۱۴)

۲۴ فروری ۱۹۸۳ء

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں کا سلسلہ اس روز بھی صبح ساڑھے دس بجے سے شام تک جاری رہا۔ مقامی احباب کے علاوہ پھیرو چیچی، نفیس نگر، نبی سرروڈ، عمر کوٹ، میرپور خاص، سانگھڑ، کنری کے کثیر التعداد احباب نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مسجد کی توسیع اور تعمیر نو:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت و رہنمائی میں مسجد احمدیہ ناصر آباد کی توسیع کا پروگرام زیر غور آتا رہا۔ حضور کا منشاء یہ تھا کہ یہاں خدا کے فضل سے اتنی بڑی مسجد بن جائے جس میں نماز جمعہ کے موقعہ پر اردگرد کی ساری جماعتوں کے احباب آسانی سے نماز ادا کر سکیں۔ چنانچہ حضور نے مختلف احباب کو جن میں محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالوہاب صاحب کراچی بھی شامل تھے اس کام کا بطور جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔

اس بارہ میں مقامی جماعت کے عہدیداران بالخصوص محترم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر جماعت اور مستری عبدالرحمٰن صاحب کو مشورہ میں شامل کر کے تعمیر و توسیع کے کام کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ اس دوران ایک تجویز یہ بھی پیش ہوئی کہ مسجد کی موجودہ جگہ سے ہٹ کر شمال کی جانب ایک کھلے میدان میں نئے سرے سے مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ ایک موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ کو دیکھنے کے لئے بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ ہر چند کہ یہ جگہ خاصی وسیع ہے لیکن بعض دوسرے پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد بالآخر حضور نے یہی فیصلہ فرمایا کہ مسجد کی جگہ تبدیل نہ کی جائے صرف اس کے دائیں بائیں اور سامنے کا حصہ بڑھا دیا جائے اس سے جن دوستوں کے مکان متاثر ہوتے ہیں ان کو متبادل جگہ اس کھلے میدان میں دی جائے جو مسجد کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ چنانچہ حضور کے اس فیصلہ کے مطابق مسجد کی لمبائی اور چوڑائی اور مسجد کے ساتھ گرین بیلٹ (GREEN BELT) کی تعیین وغیرہ کے بعد محترم بریگیڈیئر صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں جو رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی اسے حضور نے منظور اور مشورہ کے بعد منظور فرمایا اور محترم چوہدری نذیر احمد صاحب صدر اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب منیجر ناصر آباد سٹیٹ کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ باہمی طور پر مل کر مکینوں سے معاملہ طے کریں ان کے لئے دوسری جگہ کی تعیین کے بعد مناسب اور عمدہ طریق پر مکان تعمیر کروا کر دیں۔ اس کام میں مکین خود بھی بحصہ رسدی شریک ہوں۔ باہمی سمجھوتے کے ساتھ یہ معاملہ طے کیا جائے۔ ضمناً یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ موجودہ مسجد میں چھت کے پنکھے نہ ہونے کی وجہ سے گرمیوں کے دنوں میں نمازوں کی ادائیگی کے اوقات میں خاصی تکلیف محسوس کی جاتی تھی۔ اس دفعہ حضور کی ہدایت پر چھت کے پنکھے لگوانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

ایک طویل العمر احمدی بزرگ:

ناصر آباد کے قیام کے دوران ایک بزرگ بابا فقیر محمد صاحب بھی حضور کے لطف و احسان کا مورد ہوئے اور ان کی زندگی کے مختلف واقعات موضوع گفتگو بنے رہے۔ یہ بزرگ محترم چوہدری محمد علی صاحب سابق منیجر ناصر آباد اسٹیٹ کے دادا ہیں جن کی عمر اس وقت ۱۱۵ سال کے لگ بھگ ہے اس پیرانہ سالی کے باوجود پیدل چلتے ہیں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ صحت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے صرف شنوائی کمزور ہو گئی ہے حضور نے ان کے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ ان کو کراچی لے جا کر ان کے لئے آلۂ سماعت کا انتظام کروایا جائے۔ نیز ان کے لئے ہومیو پیتھی کی دوائی بھی تجویز فرمائی اور کان میں ڈالنے والی LUBRICAUB قسم کی دوائی مہیا کرنے کے لئے مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری کو ارشاد فرمایا۔ چنانچہ بعد میں ان کو کراچی لے جا کر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے ان کے مناسب حال آلۂ سماعت کا انتظام فرمایا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ اپنے لئے اب تک چھ سات تابوت تیار کروا چکے ہیں لیکن اس اثناء میں ان کے عزیزوں میں سے جس کی وفات ہو جاتی ہے وہ تابوت اس کے لئے استعمال کر لیا جاتا ہے اب انہوں نے تابوت بنوا کر رکھنے تو چھوڑ دیئے ہیں لیکن قوت شنوائی میں کمزوری پیدا ہو جانے کی وجہ سے خاصی تکلیف اور بے چینی محسوس کرتے ہیں بالخصوص جب حضور ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ تک مجلس علم و عرفان میں تشریف رکھتے تھے یہ سن تو کچھ نہیں سکتے تھے لیکن حضور انور کے چہرہ کی طرف دیکھتے اور دل ہی دل میں خوشی محسوس کرتے رہتے تھے۔ حضور کی ناصر آباد میں تشریف آوری کا سن کر روزانہ پوچھتے رہتے تھے کہ حضور کب تشریف لا رہے ہیں اور جب تشریف لائے تو دیوانہ وار ملاقات کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

اس روز بھی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک حضور مجلس علم و عرفان میں تشریف فرما رہے۔ کنری کے کرسچین ہسپتال کے ایک عیسائی نوجوان کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے جنہیں سن کر وہ بہت متاثر ہوا اور بے ساختہ کہنے لگا۔ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں مجھے اپنا لٹریچر دیں بالخصوص وہ کتاب ضرور دیں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سفر کشمیر اور وہیں مدفون ہونے کا ذکر ہو۔

محبت و عقیدت کا ایک بے ساختہ اظہار:

ناصر آباد میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کے جملہ اراکین اپنے قائد محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب کی زیر قیادت جملہ انتظامات میں انتھک محنت کرتے رہے۔ ان کے سپرد جو بھی کام کیا گیا اُسے بڑے شوق اور خندہ پیشانی اور نہایت مستعدی کے ساتھ وہ بجا لائے۔ یہاں کے اطفال بھی اپنے خدام بھائیوں کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔ ان کی خدمات قابل رشک تھیں۔ ضلع تھرپارکر کی باقی قیادتیں مثلاً مجلس خدام الاحمدیہ کنری اور محمود آباد کے خدام بھی اس بابرکت موقع پر خدمت کی سعادت حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن یہ انتہائی اہم ذمہ داری مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد نے بڑی جاں فشانی اور نہایت خوش اسلوبی سے خود ہی سنبھال رکھی تھی۔ اس پر دوسری مجالس کے خدام کے دل میں محرومی کا جو احساس پیدا ہوتا رہا اس کی صدائے بازگشت اس روز مجلس علم و عرفان میں بھی سُنی گئی۔ کنری کے ایک خادم عبدالشکور صاحب ابن محترم عبدالمنان صاحب مرحوم نے حضور کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضور کیا آپ ناصر آباد والوں کے حضور ہیں کنری والوں کے نہیں ہیں۔ ہم خدمات بجا لانے کے منتظر ہیں۔ لیکن ہمیں موقع نہیں دیا جاتا۔ حضور نے ان کو مختلف پیرایہ میں بڑے پیار سے مطمئن کرنے کے بعد یہ اعلان بھی فرمایا کہ مہمانوں کے قیام و طعام اور جمعہ کی نماز کے لئے غیر معمولی انتظامات میں کنری کے خدام کو بھی شریک کیا جائے۔

(باقی)

حضرت مصلح موعود

غیروں کی نظر میں

(۱)

مولانا ظفر علی خاں نے لکھا:۔

"احراریو! کان کھول کر سن لو تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے۔ تم لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ میں حق بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتا یہ میں ضرور کہوں گا کہ اگر تم نے مرزا محمود کا مقابلہ کرنا ہے تو پہلے قرآن سیکھو۔"

(خوفناک سازش از مولانا مظہر علی اظہر ص۱۹۵ تا ص۱۹۷)

(۲)

اردو کے مایہ ناز محقق محترمی مولانا نیاز فتح پوری نے تفسیر کبیر جلد سوئم کے مطالعہ کے بعد لکھا:۔

"آپ کی تبحر علمی۔ آپ کی وسعت نظر۔ آپ کی غیر معمولی فکر و فراست آپ کا حسن استدلال آپ کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورہ ہود کی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے ہی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھٰؤُلَاءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔"

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء)

(مرسلہ عبدالمالک سیکرٹری اصلاح وارشاد دارالذکر لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم ارشاد

نوٹ:۔ خان صاحب منشی برکت علی صاحب کی ادعائی دعوت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ شملہ نے ایڈریس پیش کیا اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو تقریر فرمائی اس کا ایک ضروری اقتباس احباب جماعت کی توجہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (سلطان محمود ناظر اصلاح وارشاد)

"پہلی بات ایڈریس کے ایک فقرہ کے متعلق کہنا چاہتا ہوں گو میں جانتا ہوں کہ لکھنے والے نے جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے لکھا ہے لیکن چونکہ وہ قابل اصلاح ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اس کی اصلاح کروں بلکہ اس سے پہلے بھی میری خواہش تھی کہ جب کبھی موقعہ ملے اس بات کی اصلاح کروں۔ اب چونکہ ایسا موقعہ میسر آ گیا ہے۔ اس لئے میں اس کی اصلاح ضروری سمجھتا ہوں وہ فقرہ اس رنگ کا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ کی دعاؤں سے ایسا ہوا یعنی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلیفہ کی دعاؤں کو شریک بنایا گیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کسی خدا کے بندے کو شریک کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ یہ شرک ہے یہ کہا جا سکتا ہے کہ خلیفہ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوا لیکن جس فقرہ کا میں ذکر کر رہا ہوں اس میں خلیفہ کی دعاؤں کو خدا کے فضل کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ ہر کام خدا کے فضل کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجالس میں بھی بعض لوگوں نے اس قسم کے فقرے کہے تو آپ نے اصلاح فرما دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا ذکر مت کرو۔ ہاں دعاؤں کے ساتھ خدا کا فضل نازل ہوتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ لکھنے والے کے دل میں یہ خیالات نہ تھے لیکن میرا بحیثیت خلیفہ فرض ہے کہ اس غلطی کی طرف توجہ دلاؤں۔"

(بحوالہ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۳۲ء)

ایذا دہی پر درگذر اور صبر کا پھل

وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ (۱۵/۸۶)

اور موعودہ گھڑی یقیناً آنے والی ہے اس لئے تو مخالفوں کی زیادتیوں پر بہت درگذر سے کام لے۔

اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

"عذاب کے لانے کے لئے صبر بہت مفید ہے۔ یہاں سے ایک اخبار شیعہ چنتاک نکلتا تھا۔ وہ اس سلسلہ پر سخت مفتریانہ اور مضر حملے کرتا میرے دل میں بعض اوقات اس کے جواب کا جوش اٹھتا۔ اس لئے میں نے ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا کہ تمہارے جواب سے کیا بنے گا۔ صبر کرو کہ خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے پھر ایک موقعہ آیا تو آپ نے توجہ فرمائی تو جناب الٰہی سے سر دست ان کا صفایا ہی ہو گیا۔"

(درس القرآن)

(نظارت اصلاح وارشاد)

بسلسلہ یوم مصلح موعود

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کا ایک تاریخی عہد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمود سعید صاحب راولپنڈی چھاؤنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ہوئی تو متدفنین کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صبر و عزم کا پیکر نہایت وقار کے ساتھ اپنے خالی گھر واپس تشریف لائے وہ گھر جو اپنے پیارے باپ اور مقدس امام کے وجود سے خالی ہو چکا تھا جس میں نہ تو امامت ورثے کے طور پر پیچھے چھوڑی گئی تھی نہ ہی دنیا کے مال و اسباب اور نعمتوں کے سامان لیکن جیسا کہ آپ کی بزرگ والدہ نے اپنے سب بچوں کو جمع کر کے وصیت فرمائی۔ حقیقت میں یہ گھر خالی نہ تھا۔ آپ نے فرمایا:-

"بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے۔ جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔"

پس اس دن کے بعد کی تاریخ اسی بھاری خزانے کی تقسیم کی تاریخ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی صورت میں اس نوجوان پر خصوصیت کے ساتھ اور باقی بہن بھائیوں پر بالعموم حسب مراتب اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدر معلوم کے طور پر نازل ہوتا رہا۔

صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے اور اس سفر کا آغاز ہوتا ہے۔ جو اپنے مرحوم آقا سے جدائی کے بعد اس کی دعاؤں کے سائے تلے آپ کو تن تنہا طے کرنا تھا۔ یہ سفر ایک مخصوص منزل کی جانب اور ایک معین قبلہ کی طرف تھا جس کی تعیین خود حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے مرحوم باپ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر کی تھی۔ یہ ایک مقدس عہد تھا جو آپ نے اپنے رب سے کیا۔ اور پھر زندگی پوری وفا اور عزم اور ہمت کے ساتھ اس پر قائم رہے۔ اپنی زندگی کے ان عہد آفرین لمحات کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:-

"حضرت مسیح موعودؑ کے آخری لمحے تھے اور آپ کے گرد مرد ہی مرد تھے مستورات وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔ چارپائی کے تینوں طرف مرد کھڑے تھے۔ میں وہاں جگہ بنا کر آپ کے سرہانے کی طرف چلا گیا۔ شاید وہاں نسبتاً کم آدمی ہوں۔

میں وہاں کھڑا ہوا اور میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی آنکھ کھولتے ادھر ادھر پھیرتے اور پھر بند کر لیتے۔ پھر کھولتے ان کی پتلیاں ادھر ادھر مڑتیں اور پھر تھک کر آپ اپنی آنکھوں کو بند کر لیتے۔ کئی دفعہ آپ نے اسی طرح کی۔ آخر آپ نے زور لگا کر کیونکہ آخری وقت طاقت نہیں رہتی اپنی آنکھ کو کھولا اور نگاہ کو چکر دیتے ہوئے سرہانے کی طرف دیکھا۔ نظر گھومتے گھومتے جب آپکی نظر میرے چہرے پر پڑی تو مجھے اس وقت ایسا محسوس ہوا۔ جیسے آپ میری ہی تلاش میں تھے اور مجھے دیکھ کر آپ کو اطمینان ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے آنکھیں بند کر لیں اور آخری سانس لیا اور وفات پا گئے اس وقت میں نے سمجھا کہ آپ کی نظر مجھ کو ہی تلاش کر رہی تھی اور میں نے اپنے ذہن میں سمجھا کہ میں جو دعائیں کر رہا تھا اس کا یہ نتیجہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرما دی کہ میں آخری وقت میں آپ کی آنکھوں کو دیکھ سکوں۔

آپ کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ انسان انسانوں پر نگاہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنے والا وجود تھا۔ یہ تو اب فوت ہو گیا۔ اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جب ... اس طرح بعض اور لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس ۱۹ سال کا تھا۔ مگر میں نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ ۔ اے خدا! میں تجھے حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے میں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔ انسانی زندگی میں کئی گھڑیاں آتی ہیں سستی کی بھی، چستی کی بھی علم کی بھی اور جہالت کی بھی۔ اطاعت کی بھی غفلت کی بھی۔ مگر آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میری گھڑی ایسی چستی کی گھڑی تھی کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس عہد میں شریک تھا اور اس وقت میں یقین کرتا تھا کہ دنیا اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ مل کر بھی میرے اس عہد اور اس ارادہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ شاید اگر دنیا میری باتوں کو سنتی تو وہ ان کو پاگل کی بڑ قرار دیتی بلکہ شاید کیا یقیناً وہ اسے جنون اور پاگل پن سمجھتی۔ مگر میں اپنے نفس میں اس عہد کو سب سے بڑی ذمہ داری اور سب سے بڑا فرض سمجھتا تھا۔ اور اس عہد کے کرتے وقت میرا دل یہ یقین رکھتا تھا کہ میں اس عہد کے کرنے میں اپنی طاقت سے بڑھ کر کوئی وعدہ نہیں کر رہا بلکہ خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں مجھے دی ہیں انہیں کے مطابق اور مناسب حال یہ وعدہ ہے۔"

اور واقعی آپ نے اس عہد کو پورا کر دکھایا اور آپ کے وجود میں یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کہ وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اے اولوالعزم محمود تجھے تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو کہ تو نے اپنے امام و مطاع مسیح کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کی بیڑیوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ تجھے یقیناً اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارک باد کا تحفہ ملا ہوگا اور رضوانِ یار کا ہار تجھے پہنایا گیا ہوگا۔

اے خدا ہم کو بھی اسی راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما جس پر تیرا پیارا بندہ محمود چلتا رہا۔ اور ہمارے لئے بھی وہی راہیں متعین فرما جس پر تیرے محمود نے قدم مارے آمین۔

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی اہلیہ بیمار رہتی ہیں نیز خاکسار ان دنوں بہت زیادہ پریشان ہے۔
(محمد بشیر۔ کوٹلی آزاد کشمیر)

- خاکسار کے خالو مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب شدید بیمار ہیں۔
(احمد حسین باجوہ باب الابواب ربوہ)

- عزیزہ نزہت بشیر بنت مجید احمد بشیر شدید بیمار ہے۔ نیز خاکسار کے والد محترم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں (نعیم احمد صدیقی۔ دار الصدر جنوبی ربوہ)

- برادرم ملک مشتاق احمد صاحب انور آف بوچھال کلاں دو ماہ سے معدے اور جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔
(ملک بشیر احمد اعوان انسپکٹر وقف جدید)

- اہلیہ صاحبہ محمد ابراہیم صاحب کا پتے کا اپریشن متوقع ہے (الیاس رحمٰن پورہ لاہور)

- برادرم ملک علی احمد صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ (ملک نصیر احمد وہاڑی)

- خاکسار کی بچی تین ماہ سے بیمار ہے۔
(حکیم رحیم بخش لاٹھیانوالہ)

- خاکسار کے بھائی اور چچا ایک مقدمے کی وجہ سے پریشان ہیں۔
(مبارکہ اعظم ہمبڑیال)

- خاکسار کے والد صاحب کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ (محمد سلیمان خلیل آباد آزاد کشمیر)

- خاکسار کی نانی اہلیہ مکرم حافظ سخاوت علی صاحب قادیان میں شدید بیمار ہیں۔
(اہلیہ محمد یونس فاروق کراچی)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

"اخبار احمدیہ" (صفحہ اول سے آگے)

کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سردار عبد القادر مصباح منزل چنیوٹ)

مختصر رپورٹ قیام گاہ مستورات جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

مرتبہ: فوزیہ حمید ماڈل ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ۹۱ واں اور خلافت رابعہ کا دوسرا جلسہ سالانہ اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمد للہ اس الٰہی جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے پاکستان کے علاوہ دنیا کے گوشے گوشے سے مہمان تشریف لائے۔ اور

"یاتیک من کل فج عمیق و
یاتون من کل فج عمیق"

کا روح پرور نظارہ چشم فلک نے دیکھا۔ جلسہ سالانہ شوکت اسلام کے لئے سوز و درد میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا۔ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف خطبات سننے کے علاوہ علماء سلسلہ کی فکر انگیز تقاریر سے بھی استفادہ کیا اور حرارت ایمانی سے گرم دلوں میں نیا عزم و ولولہ لئے مرکز سلسلہ سے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نگران اعلیٰ کی راہنمائی اور ذاتی نگرانی میں قیام گاہ مستورات کے تمام انتظامات پایہ تکمیل کو پہنچے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

دفتر ناظمہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کے قیام اور جملہ ضروریات کے انتظامات دفتر ناظمہ کے تحت کئے گئے۔ یکم نومبر سے دفتر ناظمہ میں کام شروع کیا گیا۔ دوران ماہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو ضروریات کی فہرست بھجوائی گئیں۔

مکرمہ و محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب مرحوم نے ناظمہ قیام گاہ مستورات کے فرائض انجام دیئے۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اور مکرمہ امۃ الشکور امجد صاحبہ اور مکرمہ امۃ النور طیب صاحبہ نے نائبہ ناظمات کے طور پر قیام گاہ کے جملہ انتظامات کئے۔

دفتر ناظمہ ۲۳ر دسمبر سے ۳۰ر دسمبر تک چوبیس گھنٹے کھلا رہا۔ محترمہ بشریٰ امیر صاحبہ انچارج دفتر تھیں مکرمہ حفظ محمود باجوہ صاحبہ نے نائبہ کی حیثیت سے بڑی ذمہ داری سے دفتر سے متعلق امور انجام دیئے۔ مکرمہ بشریٰ امیر صاحبہ رات کو دفتر ہی میں قیام فرماتیں اور پیش آنے والے امور سرانجام دیتی رہیں۔

۲۲ر دسمبر سے مہمان آنا شروع ہو گئے مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام تین قیام گاہوں میں کیا گیا۔

قیام گاہ مستورات نمبر ۱

یہ قیام گاہ لجنہ ہال، گیلریوں، ملحقہ برآمدہ جات، کمرہ دفتر لجنہ ربوہ، بارہ شامیانوں اور ۱۴۲ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔ اس قیام گاہ کی منتظمہ جمیلہ امیر صاحبہ تھیں۔ مکرمہ درثمین بشیر صاحبہ اور مکرمہ صبیحہ سلطانہ سید صاحبہ نے آپ کی نائبات کے طور پر کام کیا۔ تینوں نے بڑی ذمہ داری سے مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھا۔ اس قیام گاہ میں مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۷۷۵ تھی۔

قیام گاہ مستورات نمبر ۲

یہ قیام گاہ مہمان خانہ مستورات میں ۱۴ کمروں اور ۴۰ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔ اس قیام گاہ کا انتظام مکرمہ و محترمہ نعیمہ حمید صاحبہ مکرمہ شمیم فضل صاحبہ نے بڑی محنت اور ذمہ داری سے کیا۔ نائبات کے فرائض محترمہ رضیہ منیر اور محترمہ بلقیس فضل صاحبہ نے انجام دیئے۔ اور نہایت احسن رنگ میں اپنے فرائض ادا کئے۔ اس قیام گاہ میں مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۲۴۱۹ رہی۔

قیام گاہ مستورات نمبر ۳

غیر ملکی خواتین کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔ اس قیام گاہ کی منتظمہ مکرمہ محترمہ امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ تھیں اس قیام گاہ میں امریکہ، نائیجیریا، گھانا، انڈونیشیا، جرمنی، لبنان، ماریشس جنوبی افریقہ وغیرہ کی ۴۳ خواتین نے قیام کیا۔

مذکورہ قیام گاہوں کے علاوہ کثیر تعداد میں پرائیویٹ قیام گاہوں اور گھروں میں بھی مہمان ٹھہرے۔ (باقی)

اذکروا موتٰکم بالخیر:

والد محترم مکرم مولوی رستم علی خان صاحب آف کنری سندھ کا ذکر خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حیدر علی ظفر مبلغ سلسلہ ہیمبرگ مغربی جرمنی

محترم والد صاحب غفر اللہ لہٗ کو وفات پائے کچھ عرصہ ہو گیا ہے مگر میں اب تک "اذکروا موتٰکم بالخیر" کے ارشاد کی تعمیل نہ کر سکا۔ اور آپ کے لئے دعا کی درخواست نہ کر سکا۔

محترم والد صاحب کی وفات ۱۴ر مئی ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک کنری سندھ میں ہوئی تھی اور ۱۶ر مئی کو صبح دس بجے کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب رح نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی تھی جس میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کثیر احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم والد صاحب کی وفات کی اطلاع مجھے دیار غیر میں ہی ملی تھی۔ البتہ اس کے متعلق انہوں نے پہلے ہی میری اہلیہ کو بتا دیا تھا کہ حیدر علی جب پہلے باہر تھا تو اس کی والدہ فوت ہو گئی تھی اور اب یہ دوسری مرتبہ باہر جائے گا تو اس کے والد نے فوت ہو جانا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میرے جرمنی پہنچنے کے کچھ دیر بعد ہی محترم والد صاحب کی وفات کی خبر آ گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ میں اپنے والد محترم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔

محترم والد صاحب کو اذان دینے کا بے حد شوق تھا اور یہ شوق انہیں بچپن میں بھی تھا۔ جوانی میں بھی تھا اور بڑھاپے میں بھی رہا۔ زندگی کے آخری تین سال فالج کی وجہ سے صاحب فراش رہے۔ اس سے پہلے جب تک چلتے پھرتے تھے نماز کے وقت مسجد میں جاتے۔ اذان دیتے اور نماز باجماعت ادا کرتے۔ نماز تہجد بھی بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے تھے اور ایک دعا گو انسان تھے۔ محترم والد صاحب کو قرآن مجید پڑھنے کا بھی بے حد شوق تھا۔ جب بھی وقت ملتا قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیتے۔ رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کریم کے کم از کم دو تین دور ضرور کرتے۔

محترم والد صاحب تقسیم ہند و پاک سے پہلے اپنے گاؤں شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور سے ہجرت کر آئے تھے۔ کچھ عرصہ ریاست بہاولپور میں رہے۔ پھر محمود آباد اور ناصر آباد سندھ میں مقیم رہے اور پھر ۱۹۵۴-۵۵ء سے کنری میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ تک دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری میں ملازمت کی اور اپنے فرائض نہایت ہی اخلاص، محنت، جانفشانی اور دیانت داری سے نبھائے۔

محترم والد صاحب کو جماعت کیساتھ قلبی تعلق تھا۔ مالی قربانیوں میں بھی استطاعت کے مطابق ضرور حصہ لیتے۔ جلسہ سالانہ میں اگر کوئی غیر معمولی روک نہ ہوتی تو ضرور شامل ہوتے۔ محترم والد صاحب نے اپنی زندگی میں بہت سی مشکلات بھی دیکھیں مگر بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ انہیں برداشت کیا۔ تین سال فالج کی وجہ سے بستر پر رہے مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا اور ہر وقت خدا تعالیٰ کا شکر ہی ادا کرتے۔ ہر ملنے جلنے والے کو بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے اور جب کوئی آپ کی تکلیف کا ذکر کرتا تو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا یہ شعر پڑھ دیتے۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

ویسے بھی عام زندگی میں کبھی شکوہ نہیں کیا۔ بہت تکالیف اور مصائب دیکھے مگر کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ آخری بیماری کے دوران محترم والد صاحب کو اپنے سب سے چھوٹے بیٹے برادرم عمر علی صاحب طاہر مبلغ سلسلہ گیمبیا کی شادی کی بے حد فکر تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل سے برادرم عمر علی صاحب طاہر کی شادی آپ کی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل ہو گئی۔ اس طرح محترم والد صاحب اپنے اس فریضہ سے سبکدوش ہو کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ ؎

"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

مومن کا قدم

مومن کی یہ شان ہے کہ اس کا قدم قربانیوں میں آگے ہی آگے ہوتا ہے اس لئے جن احباب نے مستحقین کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروایا ہے ۔ وہ از راہ کرم ایسے پرچوں کی مزید قیمت بھجوا کر مشکور فرمادیں تاکہ ان کے نام پرچہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے ۔

ان کا یہ تعاون الفضل کی اشاعت بڑھانے میں عمدہ ثابت ہوگا

(مینجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

● برادرم ظہور احمد صاحب گھڑی ساز ابن محترم جناب ماسٹر عبدالکریم مرحوم مورخہ ۳-۲-۸۴ چھ بجے شام سی ایم ایچ کوئٹہ میں وفات پاگئے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر تقریباً ۵۸ سال تھی ۔ مرحوم کی مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی ۔

مرحوم نے تین بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں ۔ دو بچیاں شادی شدہ ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے ۔

(عبدالرحمٰن خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

● میری والدہ محترمہ زینب بیگم اہلیہ چوہدری ثناء اللہ صاحب مرحوم آف کالا خطائی ضلع شیخوپورہ بعمر تقریباً نوے سال برضائے الٰہی مورخہ ۲ جنوری ۱۹۸۴ء کو بوقت ۵ بجے صبح ربوہ میں انتقال کر گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اسی روز بعد نماز عصر فیکٹری ایریا مسجد کے میدان میں مکرم مولوی نور الحق انور صاحب نے نماز جنازہ ادا کی اور قبرستان عام میں انہیں سپرد خاک کیا گیا ۔ مرحومہ بہت سادہ لوح ۔ نیک اور خوش خلق تھیں ۔ تمام عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے بہت پیار محبت اور خندہ پیشانی سے پیش آتیں ۔ جملہ احباب جماعت و عزیزان سے مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(چوہدری محمد اختر دار الیمن غربی ربوہ)

تصحیح

● مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۴ء کے الفضل کے شمارہ میں صفحہ ۷ پر جو وصیتیں شائع ہوئی ہیں ان میں مثل نمبر ۲۵۴۶۲ میں مکرم مولانا محمد منور صاحب کا نام غلطی سے منور احمد شائع ہوا ہے ۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں ۔

● مورخہ ۷/۱/۸۴ کے الفضل میں جو وصایا شائع ہوئیں ہیں ۔ اس میں مثل نمبر ۲۵۳۷۵ میں العبد کی ولدیت غلط شائع ہوئی ہے ۔ ولدیت عبدالحمید پڑھی جائے ۔ قارئین تصحیح فرمالیں ۔

● مورخہ ۸/۱/۸۴ کے الفضل میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں مثل نمبر ۲۵۳۷۶ میں دو عبارتیں غلط شائع ہوئی ہیں ۔

① چک ۳ فتح پور کے بجائے چک ۴۲ نیاز بیگ پڑھا جائے ۔

② آمد بصورت زمیندارہ کے بجائے بصورت معاونہ پڑھی جائے ۔

احباب تصحیح فرمالیں ۔

● مورخہ ۸/۱/۸۴ کے الفضل میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں اس میں غلطی سے حق مہر ۳۲۰۰/- روپے شائع ہوا ہے ۔ حق مہر ۳۲/- روپے ہے ۔ قارئین تصحیح فرمالیں ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

مکرم میر عبدالقدیر صاحب امیر و مبلغ انچارج سویڈن اطلاع دیتے ہیں کہ حسب ذیل احباب و خواتین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کرکے معاونین خصوصی میں شمولیت کی سعادت پائی ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے ۔

صف اوّل :-

۱	مصطفیٰ کامل صاحب	۱۴۰۰ کرونر
۲	شاہد احمد سیال صاحب	۱۲۵۰ "
۳	مسعود احمد صاحب	۱۲۰۰ "
۴	منیر احمد چوہدری صاحب مالمو	۱۲۰۰ "
۵	احمد عودہ صاحب	۱۲۰۰ "
۶	محمد اسحٰق ورک صاحب	۱۲۰۰ "
۷	محمود احمد ورک صاحب	۱۲۰۰ "
۸	منیر احمد چوہدری صاحب گوٹن برگ	۱۲۰۰ "

صف دوم

۱	شکور احمد صاحب	۱۰۰۰ کرونر
۲	مقبول بیگم صاحبہ	۱۰۰۰ "
۳	طاہر احمد شیخ صاحب	۶۰۰ "
۴	بشریٰ طاہر صاحبہ	۶۰۰ "
۵	تاج بی بی صاحبہ	۶۰۰ "
۶	بشریٰ رانا صاحبہ	۶۰۰ "
۷	روبینہ ورک صاحبہ	۶۰۰ "

(وکیل المال ثانی ، تحریک جدید - ربوہ)

تیئیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی جملہ قائدین مجالس ، قائدین اضلاع و علاقہ ابھی سے تیاری شروع کردیں اور ہر مجلس سے نمائندگی کے لئے بھرپور کوشش اور دعا سے کام لیں ۔ کلاس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعا بھی کریں ۔ جزاکم اللہ

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

پہلی سہ ماہی کے جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے بجٹ سالانہ ۱۹۸۳-۸۴ء موصول ہوا ہے ۔ شوریٰ ۱۹۸۲ء کے فیصلہ کے مطابق ہر کمانے اور جائیداد رکھنے والی خاتون سے ۱/۱۰ شرح کے مطابق چندہ ممبری وصول کرکے بجٹ بھجوائیں نیز عام ممبرات کا بجٹ علیحدہ بھجوائیں براہ کرم تمام لجنات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور جلد از جلد اپنا بجٹ ۱/۱۰ شرح والی اور عام ممبرات کا الگ الگ بھجوانے کی کوشش کریں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار بھائی توجہ فرمائیں

ہمارے نئے سال کا پہلا ماہ جنوری تو گذر گیا ہے ۔ جملہ انصار بھائی اپنے عہدیداران سے مل کر اصلاح وارشاد کے انفرادی اور اجتماعی پروگراموں کو بہتر رنگ میں سرانجام دیں اور ان میں کامیابی کے حصول کے لئے انفرادی دعاؤں کے علاوہ اجتماعی دعاؤں کا بھی پروگرام بنائیں مثلاً روزانہ نماز مغرب با جماعت کے علاوہ کسی ایک دن نماز تہجد بھی مسجد میں ادا کریں ۔ تاہم بھی مشاہدہ کریں کہ :-

" غیر ممکن کو وہ ممکن میں بدل دیتی ہے ۔ اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو "

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصوبہ بیوت الحمد کیلئے احباب جماعت کی طرف سے شاندار قربانی

امام وقت کی آواز پر مخلصانہ لبیک

منصوبہ بیوت الحمد کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں جن احباب نے انفرادی وعدے کئے ہیں ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت پر برکت دے اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔ مکرم ملک محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ مقیم اسلام آباد — ایک ہزار روپیہ۔
۲۔ " چوہدری محمد اسحٰق صاحب ناصر روڈ لاہور — بیس ہزار روپیہ۔
۳۔ " محمد ابراہیم حنیف صاحب دارالعلوم غربی ربوہ — بارہ صد روپیہ۔
۴۔ " محمد احمد صاحب جلیل ناظم دارالقضاء " — پانچ صد روپیہ نقد بذریعہ چیک
۵۔ " چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب مرحوم آف بہاولپور بذریعہ مکرم لطف الرحمٰن صاحب ناظر بیرس — ایک ہزار روپے " "
۶۔ " عبدالسمیع عارف صاحب النور سوسائٹی کراچی — ایک ہزار روپیہ۔
۷۔ مکرمہ سیدہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب — ایک ہزار روپیہ نقد بذریعہ چیک
۸۔ " صالحہ انور صاحبہ صدر لجنہ لاڑکانہ — چودہ صد روپیہ۔
۹۔ " منصورہ خان صاحبہ بیگم عبداللہ خان صاحب ڈاہری نواب شاہ — دس ہزار روپیہ نصف نقد بذریعہ چیک
۱۰۔ " ملکہ خانم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ — دو ہزار روپیہ نقد بذریعہ چیک

(صدر کمیٹی بیوت الحمد)

۳۱ مارچ سے پہلے ادائیگی کا ثواب

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی ادائیگی ۳۱ مارچ سے پہلے فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق اس تاریخ تک ادا کرنے والے مجاہدین سابقون میں شمار ہوتے ہیں۔

(وکیل المال ۱)

خصوصی رعایت

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم

ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت

شکور پارک

میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پلیاں۔ مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

شکور پارک

ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی چالیس فٹ چوڑی سڑک پر واقع، چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔

بہترین رہائشی منصوبہ

اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوست احباب فائدہ اٹھائیں۔

: رابطہ کے لئے :

پروپرائٹر: حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ب ربوہ

: فون نمبر: 416 :

"عیسائی مبلغات" (صفحہ اول سے آگے)

آپ سب کھاتے ہیں۔ یہ آپ کی کمزوری ایمان ہے یا کوئی جواز آپ سمجھتی ہیں؟

ایک دم کہنے لگیں۔ ہم پال کی انجیل پر ایمان رکھتی ہیں اور پال نے ہمارے لئے سؤر کھانا جائز کر دیا ہے۔ اس پر میں نے متی کے ۵/۱۷ کا حوالہ پیش کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔"

میرے اس حوالہ پر گھبرا گئیں اور کہنے لگیں تم نے تو بائبل کا بڑا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ وہ بھاگنے کی کوشش میں تھیں اور ایک ابھی دلچسپی لے رہی تھی۔ خاکسار نے کہا ستو میں احمدی مسلمان ہوں اور تم سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا احترام کرتا ہوں۔ میں انہیں وہی مقام دیتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے انہیں دیا ہے لیکن تم نے تو نعوذ باللہ صلیب پر چڑھا کر لعنتی موت مار دیا۔ کیونکہ بائبل میں لکھا ہے کہ صلیب پر مرنے والا شخص لعنتی ہوتا ہے۔ اس پر انہوں نے یہ عذر پیش کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے باوجود اس کے کہ صلیب پر موت آئی۔ خدا کا بیٹا ہونے کی وجہ سے ان کے احترام میں فرق نہیں آتا۔ اس پر میں نے انہیں بتایا کہ بائبل میں صرف عیسیٰ علیہ السلام کو ہی تو خدا کا بیٹا نہیں کہا گیا بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا گیا (خروج ۴/۲۲) یتیموں کو خدا کے بیٹے کہا گیا (زبور ۶۸/۵) سلیمان کو خدا کا بیٹا کہا گیا (۲ سموئیل ۷/۱۴) اور پھر یہ کہ وہ سارے لوگ "جو صلح کرواتے ہیں خدا کے بیٹے ہیں" (متی ۵/۹)۔ اور میں نے بتایا کہ خدا کے بیٹے سے مراد اللہ کے پیارے بندے ہیں اور خدا کے پیارے بندوں میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

یہ سارے حوالے سن کر وہ سب بے حد پریشان ہو گئیں اور باری باری میرے گھر سے بھاگنے لگیں۔ ایک کہنے لگی میں نے یہ حوالے پہلی بار سنے ہیں۔ خاکسار نے ان بھاگتی ہوئی مبلغات کو جلدی جلدی اسلام کا جاپانی زبان میں لٹریچر دیا اور لے کر چلی گئیں۔ یہ دن میرے لئے کسی فتح سے کم نہ تھا۔ میں بھی اور میری بیوی بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے لگے کہ ہمیں موجودہ عیسائیت کے بطلان کو ثابت کرنے کی توفیق ملی۔ پس اے احمدی بھائیو! اس فکر میں نہ رہیں کہ ہمیں دلائل نہیں آتے۔ دلائل اللہ تعالیٰ خود ہی سمجھا دیتا ہے۔ اٹھئے اور تبلیغ اسلام پر کمربستہ ہو جائیے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مصلح موعود:

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۴ء بعد نماز مغرب مسجد دارالذکر لاہور میں منعقد ہوگا۔ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف مرکز سلسلہ سے تشریف لائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ نیز خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں:

زیر نگرانی:

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

نعیم جنرل سٹور

: مین بازار شیخوپورہ

ہر قسم کا سامان دستیاب ہے

پروپرائٹر: نعیم احمد قاضی